اہلسنت والجماعت

کیا ہے؟

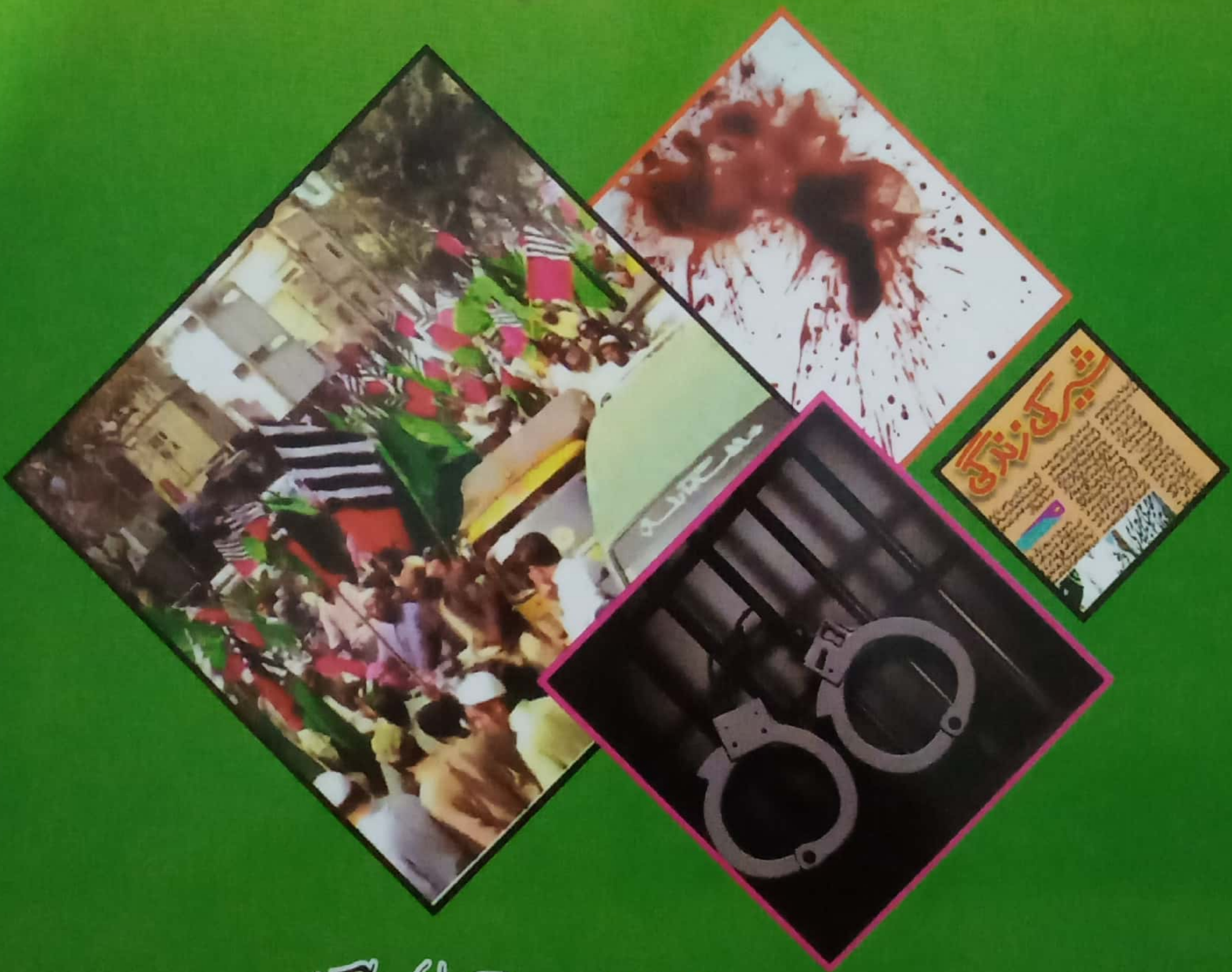

تالیف
علامہ ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

ادارہ اشاعت المعارف

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب .... حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
مصنف .... ابوریحان علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
تعداد ....
سنِ اشاعت .... جون 2011ء
ہدیہ ....
ناشر .... ادارہ اشاعت المعارف نزد جامعہ عمر فاروق اسلامیہ
راوی محلہ سمندری ضلع فیصل آباد۔ 0300-6661452

Scanned with CamScanner

تعارف

اہلسنت والجماعت کیا ہے؟ اور کیا چاہتی ہے؟

یوں تو صدیوں سے شیعہ سُنی تنازعہ چلا آ رہا ہے، اسلامی تاریخ کا کوئی دور، کوئی قرن، کوئی جگ ایسا نہیں گزرا جس میں شیعہ کی ستم کاریوں سے اسلام کا سینہ چھلنی نہ ہوا ہو۔ حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت سے لے کر سقوط ڈھاکہ تک ہر المیہ اور ہر دُکھ اسی نامسعود فتنے کی خامہ فرسائی ہے، حضرت امام جعفر صادقؒ کا قول ہے:

من كتم دينه فاعز ومن اظهر فقد استذل (اصول کافی)

''جو شخص اپنے مذہب کو چھپائے گا، عزت پائے گا جو ظاہر کرے گا ذلیل ہوگا''۔

بقول شیعہ یہی وہ تاریخ ساز قول تھا، جس کے پردے میں چودہ صدیوں سے شیعہ عقائد کی غلاظت کو چھپایا گیا ہے۔ صلاح الدین ایوبیؒ، نور الدین زنگیؒ، فاطمیوں سلجوقیوں کی معرکہ آرائی، اکبر بادشاہ، مغل حکمرانوں، مدارس عربیہ کے نصاب، بڑے بڑے دینی اداروں، علماء کی مجالس، اکابرین اسلام کی محفلوں، علمی تصانیف، القصہ کوئی ایسی جگہ اور موقع نہیں جہاں اپنے اصلی عقائد کو چھپا کر تقیہ جیسے دجل وفریب کے ہتھیار سے شیعہ نے مسلم قوم کو چرکے نہیں لگائے۔ متعہ کے نام پر عورتوں کو بادشاہوں کے درباروں میں سجایا گیا۔ تقیہ کی بنیاد پر صحابہ کرامؓ سے محبت کا اظہار کر کے ہر دور کے مسلمانوں کو فریب دیا گیا۔ شیعہ مذہب کی بنیاد عہد عثمانی میں یہودی النسل عبداللہ ابن سبا نے رکھی، اس وقت سے یہ مذہب مسلم اقوام کے درپے آزاد ہے۔ فتنہ وفساد میں شیعہ کی تاریخ دنیا بھر کی تمام اقوام کو پیچھے چھوڑ گئی، عہد حاضر میں تحریک پاکستان ہو، تحریک ختم نبوت ہو، تحریک نظامِ مصطفیٰ ہو، ہر جگہ شیعہ نے اپنے زعم میں حضرت امام جعفر صادقؒ کے اصول کے مطابق تقیہ کا ہتھیار تھامے رکھا اور امت مسلمہ کو ایسا فریب دیا کہ الامان الحفیظ۔

تا آنکہ 11 فروری 1979ء کو ایران میں بادشاہت کا تختہ الٹ کر شیعہ کے روحانی پیشوا خمینی برسر اقتدار آ گئے اس نے چونکہ اڑھائی ہزار سالہ شہنشاہیت کا خاتمہ کیا تھا

اور انقلاب بھی اسلام کے نام پر برپا کیا تھا اس لئے مسلم دنیا نے دفعتاً اس انقلاب کو خوش آمدید کہا۔ ہر مسلمان جو دنیا کے کسی بھی خطے میں آباد تھا چونک اٹھا، غیر مسلم سیکولر اقوام نے اس تبدیلی کو مذہبی انقلاب کے حوالے سے غیر معمولی اہمیت دی۔ دنیا بھر کا میڈیا اور ذرائع ابلاغ کئی ماہ تک اس انقلاب پر تبصرے کرتے رہے، تمام اسلامی ممالک سے علماء اور مذہبی زعماء کے وفود سال بھر ایران پہنچ کر خمینی کو مبارک باد دیتے رہے۔ خمینی نے دنیا کے 44 اسلامی ممالک کی طرف سے ناقابل بیان خراج تحسین ملاحظہ کیا اور پھر ہر خطبے میں یہ نعرہ لگانا شروع کر دیا۔

لاشرقیہ ولاغربیہ   اسلامیہ اسلامیہ

لاشیعہ ولاسنیہ   اسلامیہ اسلامیہ

اس دلفریب اور خوبصورت نعرے نے ایسی مہمیز لگائی کہ لادین سیاست دانوں، ملحد حکمرانوں، اسلام سے بے بہرہ دانشوروں، نامور اہل قلم اور بڑے بڑے اہل علم نے عقائد شیعہ کا پورا باب فراموش کر کے خمینی کے قصیدے پڑھنے شروع کر دیئے، ادھر کئی ضمیر فروش قلمکاروں کی چاندی ہوگئی۔ انہوں نے ایرانی سفارت خانوں اور خانہ فرہنگ ہائے ایران کے نام پر دنیا بھر میں قائم ہونے والے شیعہ کے تبلیغی اڈوں کے ذریعے خوب دولت کمائی، کروڑوں روپے کے عوض ہر سال 11 فروری کو ایرانی انقلاب کو اسلامی انقلاب قرار دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ خمینی اور اس کے پیروکاروں نے دنیا بھر میں شیعہ انقلاب برپا کرنے کا پروگرام بنایا، خانہ کعبہ میں ہنگامہ آرائی اسی پروگرام کا حصہ تھی۔ بالاخر کب تک غلاظت کا تعفن پوشیدہ رہتا؟ شیعہ عقائد کی اصلی سڑانڈ کیونکر مشام جان کو متعفن نہ بناتی؟

صرف دو سال کے عرصہ میں جب خمینی کی تصانیف اور افکار ونظریات ایرانی حکومت کے خرچ پر 13 زبانوں میں شائع ہوئے تو پوری دنیا ششدر رہ گئی، لاشیعہ ولاسنیہ کا نعرہ لگانے والے ایرانی پیشوا کی کتاب ''کشف الاسرار'' اور ''حکومت اسلامیہ'' جب شائع ہوئیں تو اس میں بغیر کسی تاویل اور اشاروں کناروں کے بڑی ڈھٹائی، ہٹ دھرمی اور ضد کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کو قرآن کا دشمن، حضرت عمرؓ کو کافر اور حضرت عثمانؓ کو بدقماش تحریر کیا گیا۔ بس پھر کیا تھا ۴۴ ممالک کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی آنکھیں پھٹی

Scanned with CamScanner

کی پھٹی رہ گئیں ۔اسلامی انقلاب کے علمبردار ہونے کے دعویدار کی اس اسلام دشمنی نے اپنے ہی امام حضرت امام جعفر صادقؒ کے اصول کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑادیں۔ جو شیعیت 1400 سال سے تقیہ کی سیاہ چادر کے نیچے چھپی ہوئی تھی ،جس مذہب کے مطالعہ کرنے والوں نے شروع ہی سے انہیں کافر قرار دیا تھا اور تقیہ کی وجہ سے پھر بھی شیعہ کو غیر مسلم اقوام کی صفوں میں ان کو رکھ نہ سکے تھے۔ان کے سامنے اسلام کے نام پر پوری دنیا کو فریب دینے والا کفر آشکار ہو چکا تھا، دبیز تہوں سے پردہ اُٹھ چکا تھا۔ایرانی حکومت کی سطوت اور ہر موقع پر جنگ آزمائی کا تجربہ رکھنے کی وجہ سے دنیا بھر کی مسلمان حکومتیں مہر بلب تھیں ،ایسے حالات میں مفکرِ اسلام مولانا منظور احمد نعمانیؒ نے انڈیا سے ''شیعیت اور ایرانی انقلاب'' نامی کتاب سب سے پہلے شائع کر کے حق وصداقت کی آواز اٹھائی، بیروت سے جاء دور المجوس اور مصر سے ڈاکٹر فتحی کا لٹریچر شائع ہوا، پاکستان سے راقم (ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی) کی کتاب خمینی ازم اور اسلام شائع ہوئی ،لیکن کتابوں کی اس تنقید کے بعد بھی برصغیر اور ایشیائی اقوام میں خمینی کے اسلامی دعویٰ کا سحر نہ ٹوٹا۔

ایرانی ریڈیو کے پروپیگنڈہ اور حرص و آز کی جھنکار نے عالم اسلام کے کئی رہنماؤں کو تماشائی بنادیا تھا، خمینی کے مصنوعی طلسم کو توڑنا آسان کام نہ تھا، پاکستان کا شیعہ ،ایرانی حکومت کا اہلکار اور دنیا بھر کے سبائی ایرانی انقلاب کو ہر ملک میں برپا کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے اس سلسلے میں 1980ء میں پاکستان میں تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ کے نام سے ایک جماعت بھی بنائی گئی اس جماعت نے شیعیت کے فروغ اور خمینی افکار کے ابلاغ کیلئے نظریہ پاکستان اور اکثریتی سنی ملک کے عقائد کے مقابلے میں 2 فیصد شیعہ اقلیت کی فقہ کے نفاذ کی تحریک شروع کردی۔انہیں حالات میں محض خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت الٰہی کے باعث اللہ رب العزت کی طرف سے پاکستان کے ایک حوصلہ مند اور جری نوجوان مجاہد اسلام حضرت مولانا حق نواز جھنگویؒ کو جرات عطا کی گئی ،انہوں نے پاکستان میں سب سے پہلے نہایت بے باکی کے ساتھ خمینی افکار کو برسرِ عام بڑے بڑے جلسوں اور کانفرنسوں میں اسلام سے بغاوت اور کفریہ نظریات کا حامل قرار دیا۔بس پھر کیا تھا خمینی طلسم کو توڑنا تھا کہ مصائب و مشکلات کے دھانوں نے منہ کھول دیا ،عواقب اور

Scanned with CamScanner

مصائب کی کالی کالی گھٹائیں چہار سو پھیل گئی تھیں، دکھوں اور آلام کی کھائیاں ایک نحیف و نزار مجاہد کو نگلنے کیلئے ہر لمحے تیار کھڑی تھیں۔ میانوالی، ڈیرہ غازی خان، ملتان، فیصل آباد اور لاہور کی جیلوں میں قائد شہید نے طویل عرصہ تک قیدِ تنہائی کے پُرخطر لمحات گزارے، آپ پر قتل، اغواء اور لڑائیوں کے سینکڑوں جھوٹے مقدمات قائم کئے گئے۔

خمینی اور شیعہ کے خلاف جس جرات اور بسالت کے ساتھ آپ نے حق و صداقت کی آواز اٹھائی وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ تاریخ کا طالب علم جانتا ہے کہ رفض وسبائیت کے خلاف 14 صدیوں میں جب بھی کسی مجاہدِ اسلام نے آواز اٹھائی وہ ایسی ہی مشکلات کے بھنور میں غوطہ زن ہوا، وہ امام احمد بن حنبلؒ ہوں، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ہوں، امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ ہوں، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ہوں، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ ہوں، حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ ہوں، حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ ہوں، یا حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ ہوں، تاریخِ اسلام کی کون سی ایسی شخصیت ہے جس نے صحابہ دشمنوں کے خلاف آواز اٹھائی ہو اور وہ طمانیت وسکون کی نیند سوتا رہا ہو۔ اسے مصائب کے جھکڑوں نے ہچکولے نہ دیئے ہوں، اسے آلام کی گھاٹیوں میں نہ لوٹنا پڑا ہو، وہ تکالیف کی وادیوں میں نہ اتارا گیا ہو۔ جملہ اکابرین اسلام کی مساعی اور جہد مسلسل ہی کا یہ اثر تھا کہ پاکستان میں حق نواز شہیدؒ جیسا جری انسان آگ اور خون کے سمندر میں کود پڑا۔ پہلے بزرگوں کو شیعہ مجتہدین، علماء اور مناظرین سے واسطہ پڑا۔ لیکن یہاں معاملہ برعکس تھا، اس موقع پر شیعہ کی مذہبی ایرانی حکومت سے پالا پڑا تھا، ایک طرف شوکت وحشمت اور دوسری طرف بے سروسامانی، ایک طرف سطوت وطاقت تو دوسری طرف صداقت کا فقر، پھر دنیا بھر کی کوئی مسلمان حکومت خمینی کے غیر اسلامی نظریات کے خلاف بحیثیت حکومت آواز اٹھانے کو تیار نہ تھی۔ خود غرض سیاست دانوں، لادین مسلم حکمرانوں اور اسلام سے بے بہرہ ارکانِ دولت نے خود بخود مولانا حق نواز شہیدؒ ہی کا راستہ روکنا شروع کر دیا۔

مولانا حق نواز شہیدؒ نے خمینی نظریات اور کفریہ افکار کو روکنے کیلئے 6 ستمبر 1985ء کو جھنگ میں ان کا راستہ روکنے کیلئے ایک جماعت کی بنیاد رکھی، ابتداء میں یہ جماعت صرف جھنگ کی حد تک قائم کی گئی۔ لیکن 10 فروری 1986ء کو اس جماعت کا

Scanned with CamScanner

دائرہ کار ملک بھر تک وسیع کر دیا گیا ملک بھر میں کام بڑھانے کا اعلان 10 فروری 1986ء کو جھنگ میں ہونے والی آل پاکستان دفاعِ صحابہؓ کانفرنس میں کیا گیا۔اس کانفرنس میں لاکھوں عوام اور دو ہزار علماء شریک ہوئے تھے، دیکھتے ہی دیکھتے یہ جماعت ملک بھر میں پھیل گئی، امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ کی قائم کردہ اس تنظیم کا مقصد قرآن وسنت کا فروغ، ناموس صحابہؓ کا تحفظ، نظامِ خلافت راشدہ کے قیام کیلئے جدوجہد، صحابہ کرامؓ کے خلاف شائع ہونے والے ایرانی و پاکستانی لٹریچر کی روک تھام تھا۔مدحِ صحابہؓ کے فروغ اور ردِ قدحِ صحابہؓ کے اعلان سے جب اس جماعت کا کام شروع ہوا تو اہلسنت کے تمام مکاتبِ فکر نے اس میں دلچسپی لینا شروع کی ۔رفتہ رفتہ یہ جماعت مسلمانوں کے تمام مکاتبِ فکر کی نمائندہ بن گئی ۔اس وقت پاکستان کے بریلوی، دیو بندی، اہل حدیث، حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی علماء اور عوام کی اکثریت اس کے پروگرام سے متفق ہو چکی ہے، جس کا ثبوت امامِ حرم کا حج کے موقع پر دیا گیا خطبہ ہے اور مصر و کویت کی عدالتوں کے صحابہ کرامؓ کی عظمت و ناموس کی حفاظت کے وہ فیصلے ہیں جن میں صحابہ دشمنوں کیلئے سزا کا اعلان کیا گیا ہے اس جماعت کا اصل مدمقابل ایرانی حکومت اور دنیا بھر کا شیعہ ہے اس لئے دنیا کے ہر خطے میں اس کا قیام ضروری ہے۔

جماعت کی نشاۃِ ثانیہ

22 فروری 1990ء کو حضرت مولانا حق نواز جھنگویؒ کو ایک گہری ایرانی سازش کے تحت سرزمین جھنگ پر اُن کے گھر کے سامنے احرار پارک میں گولی مار کر شہید کر دیا گیا، آپ کی شہادت کے بعد پاکستان کے ہر شہر، ہر علاقے اور ہر قصبے میں احتجاج ہوا، تین ماہ تک پورے ملک اور دنیا کے تمام ممالک میں آپ کی المناک شہادت پر احتجاج ہوتا رہا، شیعہ کی جارحیت اور ظالمانہ بربریت نے جماعت کے کام کیلئے نئے راستے کھول دیئے۔

6 مارچ 1990ء کو شہید قائد کی دیرینہ رفاقت اور آپکی زندگی میں بھی آپ کی نیابت کی وجہ سے راقم آثم (ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ) کو آپ کا جانشین منتخب کیا گیا۔ انہی دنوں میں جماعت کی نشاۃِ ثانیہ کا آغاز ہوا۔سب سے پہلے جماعت کا ترجمان ماہنامہ

Scanned with CamScanner

خلافتِ راشدہ جاری ہوا، مرکزی باڈی کے باقی ماندہ عہدوں کی تکمیل ہوئی، مرکزی مجلس شوریٰ قائم ہوئی، چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر کی باڈیاں مکمل کی گئیں۔ دنیا بھر کے سترہ ممالک میں جماعت کی تشکیل ہوئی، یہ سب مولانا حق نواز جھنگویؒ کی خواہشات اور آپ کے خون کی برکت سے ہوا۔

تاریخی دستاویزات اور صحابہ کرامؓ کے افکار کی اشاعت

الحمدللہ ملک اور بیرون ملک تنظیمی کام کئی گنا بڑھ چکا ہے، جماعت کو محض توفیق ایزدی کے تحت وزیر اعظم، حکومتی کمیٹیوں اور الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کے بڑے بڑے فورموں پر اپنا مؤقف پیش کرنے کی سعادت ملی ہے۔ صحابہ کرامؓ کی برکت کے باعث اب ہر علاقے، ہر سوسائٹی، ہر طبقے اور ہر محکمے میں جماعت کا پیغام عام ہو چکا ہے، راقم کی کچھ تصانیف اور کتب نے جماعت کے مشن کو عام کرنے میں جو بظاہر کامیابی حاصل کی ہے وہ بھی قائد شہید کے اخلاص ہی کا نتیجہ ہے۔ سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کو 28 ستمبر 1991ء کو گورنر ہاؤس لاہور میں 400 علماء کی موجودگی میں شیعہ کی قابلِ اعتراض 165 کتابیں پیش کی گئیں، اس کے علاوہ تمام کتب کے اصلی عکس پر مشتمل تین زبانوں میں تاریخی دستاویز تیار کر کے شیعہ کے تقیہ سے چوراہے میں پردہ ہٹایا گیا ہے۔ ملک کے بڑے بڑے شہروں میں جہاں چار سال قبل ایک ایک دو دو یونٹ تھے آج وہاں 40 اور 100 تک یونٹوں کی تعداد پہنچ چکی ہے۔ فروری 1990ء میں مولانا حقنواز جھنگویؒ کی شہادت سے پہلے حالانکہ 4 سال سے جماعت قائم تھی لیکن اس عرصہ میں ملک بھر میں قتل وغارت کا ایک آدھ واقعہ بھی پیش نہیں آیا تھا۔ تاہم قائد کی شہادت کے بعد جو کچھ ہوا وہ ردِ عمل اور عوام کے اشتعال کا نتیجہ تھا۔ اب جب بھی جھنگ میں امن قائم ہوتا ہے انگریز کا مراعات یافتہ شیعہ جاگیردار طبقہ، جن کا صدیوں سے پرانا اقتدار خاک میں مل چکا ہے وہ کسی نہ کسی طرح فساد کے لئے ہر دن نیا حربہ اختیار کرتا ہے۔ ظاہر ہے جس جماعت کے پاس قومی، صوبائی سیٹوں اور بلدیاتی ادارہ کا انتظام وانصرام بھی موجود ہو تو وہ کیونکر اپنے شہر کو بدامنی اور انارکی میں مبتلا کر سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

جماعت نے 1990ء کا انتخاب جھنگ سے صرف اسی لئے لڑا تھا تاکہ قومی اسمبلی میں ناموس صحابہؓ کے تحفظ کے لئے قانون بنوایا جائے اس کے لئے ابتداً نائب سرپرست اعلیٰ مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کو جماعت نے نامزد کیا۔جنہوں نے شیعہ جاگیردار امان اللہ خان سیال کو شکست دے کر بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔انہوں نے 2 جنوری 1991ء کو قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں ناموس صحابہؓ کے تحفظ اور صحابہؓ کے خلاف ایرانی حکومت کی جارحیت کے خلاف آواز اٹھائی ،لیکن کفر سے ان کی یہ حق گوئی برداشت نہ ہوسکی ،بالآخر مولانا قاسمیؒ کو 10 جنوری 1991ء کو دن دیہاڑے گولی مارکر شہید کردیا گیا اور یہ امن وآشتی کا دیا ہمیشہ کیلئے بُجھا دیا گیا۔

ناموس صحابہؓ کا بل اور جماعت

اس کے بعد 4 مارچ 1992ء کو ضمنی انتخاب میں مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے ان کی کارکردگی نے پوری سنی قوم کا سر فخر سے بلند کردیا، اکتوبر 1993ء میں ایک بار پھر جماعت نے جھنگ سے انتخاب میں کامیابی حاصل کرکے اپنا نمائندہ قومی اسمبلی میں پہنچادیا، یہ نمائندہ بھی جبلِ استقامت مولانا محمد اعظم طارق ہی تھے،جنہوں نے بہت تھوڑی مدت میں پاکستان کی پارلیمنٹ میں ناموس صحابہؓ کا بل پیش کیا تھا۔لیکن کفریہ اور طاغوتی طاقتوں سے یہ حق وسچ کا ساتھی بھی برداشت نہ ہوسکا اور اس جرنیل کو بھی 6 اکتوبر 2003ء کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کیلئے جاتے ہوئے گولڑہ موڑ انٹرچینج پر خاک وخون میں تڑپا دیا گیا،لیکن یہ حق کی آواز پھر بھی نہ دبائی جاسکی۔

یہ بازی خون کی بازی ہے یہ بازی تم ہی ہارو گے
گھر گھر سے جھنگویؒ ،فاروقیؒ ،قاسمیؒ اور اعظمؒ نکلیں گے تم کتنے جھنگوی مارو گے

آج بھی اگر ناموس صحابہؓ بل منظور ہوجائے اور صحابہ واہلبیتِ عظامؓ کی توہین وتنقیص کرنے والے کو قانون کے مطابق سزائے موت یا عمر قید دی جائے تو اس ملک سے اسلام کے نام پر ہونے والی دہشت گردی اور تخریب کاری اب بھی ختم ہوسکتی ہے،صحابہ و اہلبیتؓ کے تحفظ کا علم لے کر یوں گلی گلی ،نگر نگر نکلنا اور خوابِ غفلت میں سوئی ہوئی اس

امتِ مسلمہ کو جگانا بہت ہی ہمت اور حوصلے کا کام ہے یہی وجہ ہے کہ آج گاؤں گاؤں، قریہ قریہ اور بستی بستی میں صحابہؓ کی عظمت کے ترانے سنے جا رہے ہیں بلاشبہ جماعت کا یہ کارنامہ ناموسِ صحابہؓ کے تحفظ کی جدوجہد میں آئندہ نسلوں کیلئے مشعلِ راہ کا کام دیتا رہے گا۔اور عنقریب وہ وقت آئے گا کہ پاکستان کی پارلیمنٹ مرزائیت کی طرح رافضیت کو بھی غیر مسلم اقلیت قرار دے گی۔

اغراض ومقاصد............نصب العین

نظامِ خلافتِ راشدہ کا احیاء:

آج پاکستان کے قیام کو 65 سال گزر چکے ہیں، جو حکمران بھی برسر اقتدار آیا اس نے ملک کی عوام کو اسلام کا نعرہ لگا کر دھوکہ دیا۔کبھی طفل تسلی کیلئے اسلامی نظریاتی کونسلیں بنائی گئیں، کبھی مشاورتی کمیٹیاں قائم کی گئیں، کبھی مجلس شوریٰ کا راگ الاپا گیا، لیکن یہ سب باتیں ایک فریب یا دھوکہ سے زیادہ حقیقت نہ رکھتی تھیں۔

ہر حکمران نے اسلام، قرآن اور عشقِ رسول کا کئی کئی بار ریڈیو اور ٹی وی پر تذکرہ کیا لیکن ایک چیز جو ہمیں حاصل نہ ہو سکی، وہ تھی مکمل اسلامی حکومت، حقیقت یہ ہے کہ ہر حکمران نے قرآن وحدیث کا نعرہ لگا کر اس کی تشریحات انگریزی قوانین اور انگریزی تمدن کی روشنی میں کیں۔اگر قرآن وحدیث کے عملی نفاذ کیلئے خلفاء راشدینؓ کے 50 سالہ دورِ حکومت کو نشانِ راہ بنایا جاتا، ان کے قوانین سے ریزہ چینی کی جاتی، ان کے معارف سے نئی نسل کے قلوب واذہان کو سنوارا جاتا تو آج یہ ملک عدل وانصاف اور مساوات میں اپنی مثال آپ ہوتا، اس کی عدالتوں کے فیصلے 15,15 سال تک التواء میں نہ پڑے رہتے، یہاں قاتلوں کو رشوت دے کر سزا سے بچ جانے کا آسرا نہ ہوتا۔رشوت، ڈکیتی، بدمعاشی، قحبہ گری، شرک وکفر کی یہ ظلمت شب تیرہ وتار ہو جاتی، عافیت کا کنول کھلتا، سکون اور طمانیت کے زیور سے پوری سلطنت آراستہ وپیراستہ ہوتی، عرب کے بدوؤں، عجم کے خونخواروں، کسرائے ایران کے آتش پرستوں کو جس نظام حیات نے باہمی محبت کی لڑی میں پرو دیا تھا اسی نظام کو آپ نظام الٰہیہ، نظامِ مصطفیٰ یا نظامِ خلافت راشدہ کہہ سکتے

ہیں۔خلافت راشدہ اصل میں آنحضرت ﷺ کے 23 سالہ دور نبوت کا پریکٹیکلی دور ہے اسی عمل اور تجرباتی زریں عہد کے احیاء کے لئے جماعت ہردم کوشاں ہے۔اور اسی نظام حیات کو پاکستان کے تمام مسائل کا حل قرار دیتی ہے، اسی نظام کے ذریعے دنیا بھر میں اسلام کا غلبہ ممکن ہے اور غلبہ اسلام ہی ہماری اولین ترجیح ہے۔

پاکستان کو سنی سٹیٹ قرار دلانا:

اس وقت برطانیہ میں عیسائیوں کے دو فرقے پروٹسٹنٹ اور کیتھولک موجود ہیں لیکن اکثریتی فرقہ پروٹسٹنٹ ہے، جس کے باعث پورے برطانیہ کا پبلک لاء (law) اسی گروہ کے عقائد کے مطابق ہے، خود ملکہ الزبتھ جو کیتھولک گروہ سے تعلق رکھتی ہے وہ بھی ملک کی اکثریتی آبادی کے قانون کی پابند ہے، اسی طرح ایران میں اکثریتی آبادی شیعہ مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔وہاں اہلسنت کی 35 فیصد آبادی کو مساجد تعمیر کرنے کی اجازت بھی نہیں ہے اور وہاں کا پبلک لاء (law) شیعہ عقائد کے مطابق ہے، مذہبی آزادی کے نام پر دنیا کے کسی ملک میں آج تک علیحدہ پبلک لاء (law) موجود نہیں ہے۔اگر کسی ملک میں ایسا ہو جائے تو اس کا نظام مملکت درہم برہم ہو جائے، عام طور پر مذہبی آزادی کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ یہاں ہر آدمی اپنے اپنے عقائد کے مطابق عبادت کے فریضے کو سرانجام دے سکتا ہے، اس کو قانون کی زبان میں پرسنل لاء (Personal law) سے تعبیر کیا جاتا ہے، انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان کے دین اسلام سے بے بہرہ اور ناعاقبت اندیش حکمرانوں نے اہلسنت کی 97 فیصد آبادی کے عقائد کے مطابق فقہ حنفی کو پبلک لاء (Public law) قرار دے کر ابھی تک پاکستان کو سنی سٹیٹ قرار نہیں دیا، جس کے باعث مختلف مواقع پر شیعہ اور اہلسنت کے درمیان جھگڑے رونما ہوتے ہیں۔عشر اور زکوٰۃ کے مسائل پر حکومت کی دو عملی اس کا واضح ثبوت ہے۔ان حالات میں جماعت اہلسنت کے حقوق کے ترجمان کی حیثیت سے اس کو ملک کے بہترین مفاد میں خیال کرتے ہوئے چاہتی ہے کہ پاکستان کو فوری طور پر سنی سٹیٹ قرار دے کر شریعت محمدی کی تفصیلی دستاویز، فقہ حنفی کو ہر محکمہ میں رائج کیا جائے۔

Scanned with CamScanner

خلفائے راشدینؓ کے ایام پر سرکاری تعطیل کی جائے:

خلافت راشدہ کا دور دنیا کا سب سے درخشندہ عہد ہے، خلفائے راشدینؓ کا طرزِ حکومت سادگی اور رعایا پروری کا عظیم شاہکار ہے، خلفاء کی زندگیاں دنیا کے ہر حکمران کے لئے نمونہ حیات ہیں۔ ان کی تعلیمات کی عطر بیزی سے ایک زمانہ معطر ہے ان کے اعلیٰ شب وروز، بے انتہا حسین اور قابل فخر ایام تقلید کے حامل ہیں۔ ان کی بیشتر اصلاحات سے غیر مسلموں نے فائدہ اٹھایا اور ان کے کارناموں نے اقوامِ عالم کی تاریخ میں اعلیٰ امتیاز حاصل کیا۔ عیسائیوں اور یہودیوں تک نے ان کی عظمتِ کردار کی گواہی دینے میں کوئی بخل نہیں کیا۔

پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے، اس کی بنیاد اسلام پر رکھی گئی ہے، اسکی نئی نسل کے قلوب واذہان کو اسلامی شخصیات سے واقف کرانا سب سے بڑا کام ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ کے بعد دنیا بھر میں اسلام کے صفحہ تاریخ پر خلفاءِ راشدینؓ سے بڑا کس کا نام ہے؟ حضرت حسینؓ کی شہادت کے ناطے 9,10 محرم کو دو روز کی سرکاری تعطیل ہوتی ہے پورے عشرہ محرم میں ذرائع ابلاغ صرف حضرت حسینؓ کی شہادت کا تذکرہ کرتے ہیں، جبکہ اہلسنت کی اکثریت آبادی حضرت عثمانؓ کی مظلومیت اور حضرت عمرؓ کی شہادت پر بڑے بڑے جلسے کرتی ہے، لیکن ذرائع ابلاغ پر شیعہ افسر شاہی کے غلبہ کے باعث خلفاءِ راشدینؓ کے ایام ہائے شہادت ووفات پر انہیں اہمیت نہیں ملتی، ان کے ایام پر ریڈیو اور ٹی وی خاموش رہتا ہے، جس سے ملک کی اکثریتی آبادی میں حکومت کے خلاف لاوا پکنے لگتا ہے۔ پھر نئی نسل خیال کرتی ہے کہ کیا ہماری ساری حکومت نے شیعہ نظریات تو نہیں اپنا لئے؟ اس لئے جماعت چاہتی ہے کہ خلفاءِ راشدینؓ کے ایام ہائے وفات وشہادت پر سرکاری تعطیل کر کے ملک بھر میں ان کے نام پر مجالس، محافل اور مذاکرے کئے جائیں اور نئی نسل کو ان کی تعلیمات کا درس دیا جائے، فوج میں بہادروں کے لئے ''نشان حیدر'' مخصوص ہے جب کہ اسلام میں سب سے زیادہ فتوحات کا سہرا حضرت خالد بن ولیدؓ کے سر ہے، جنہوں نے کفار سے 126 لڑائیاں لڑیں اور ایک لڑائی میں بھی شکست نہیں کھائی۔ اقوامِ عالم میں یہ ایسا

Scanned with CamScanner

عجوبہ ہے جس کی مثال آج تک کوئی پیش نہیں کر سکا۔ اس طرح ہمارے فوجیوں کو ''نشانِ خالد'' بھی ملنا چاہیئے، مختلف کارناموں پر ''نشانِ صدیق''، ''نشانِ فاروق''، ''نشانِ عثمان'' اور ''نشانِ علی'' بھی ملنے چاہئیں۔

قومیں اپنے محسنوں، قومی، مذہبی اور ملی شخصیات کے ایام سرکاری طور پر منا کران کے کارناموں کو اُجاگر کرنے کا سامان کرتی ہیں، جس سے ان کے کارنامے بھی زندہ رہتے ہیں اور اپنی بقاء بھی اسی میں مضمر ہے۔ خلافتِ راشدہ کا دور اس کائنات کا نبوی ﷺ دور کے بعد درخشندہ ترین دور ہے، خلفاء راشدینؓ کا طرز حکومت نبوی ﷺ دور کا ہی نمونہ ہے، جو سادگی، رعایا پروری کی بالیدگی، سکون وچین کی بہاروں کا عظیم شاہکار دور ہے، خلفاء راشدینؓ کی زندگیاں دنیا کے حکمرانوں کیلئے نمونہ حیات کا درجہ رکھتی ہیں ان کی تعلیمات اور بساطِ زندگی کی عطر بیزی سے ایک زمانہ منور ومعطر ہے۔ ان کی پاکیزہ حیات کے شب وروز سے غیر مسلموں نے بھی حصہ وافر پایا ہے اور ان کے کارناموں کو اقوامِ عالم کی تاریخ میں بڑا امتیازی مقام حاصل ہے۔ غیر مسلموں نے بھی کھلے دل سے ان کے کردار کی عظمتوں کے گُن گائے ہیں۔ پاکستان جیسی نظریاتی مملکت میں سوائے عاشورہ محرم کے جبکہ اسے بھی غلط رنگ دے کر اور اس میں کئی آمیزشیں کر کے حضرت حسین ابن علیؓ کی شہادت کے طور پر منایا جارہا ہے اور باقی خلفاءؓ کے ایام کو یکسر نظر انداز کیا جارہا ہے جیسے وہ ہمارا ورثہ ہی نہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ قوم کو ان کے کارناموں سے آشنا کر کے ان کے ایام سرکاری طور پر پوری ذمہ داری سے منائے جائیں۔

خلفاءِ اسلام کے ایام وفات وشہادت:

☆......حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ	22 جمادی الثانی 13ھ
☆......حضرت سیدنا عمر فاروقؓ	1 محرم الحرام 23ھ
☆......حضرت سیدنا عثمان غنیؓ	18 ذی الحجہ 35ھ
☆......حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ	21 رمضان المبارک 40ھ
☆......حضرت سیدنا امیر معاویہؓ	22 رجب المرجب 60ھ

Scanned with CamScanner

شیعہ کے ماتمی جلوس خود شیعہ مذہب کے خلاف:

اس وقت ایران، شام، لبنان اور عراق کی آبادی کا 55 سے 60 فیصد حصہ شیعہ آبادی پر مشتمل ہے۔ ان تمام ممالک میں کسی جگہ بھی محرم کی 10 تاریخ کو شیعہ کی طرف سے عزاداری کے ماتمی جلوس نہیں نکلتے اور نہ ہی ایسے جلوسوں کی شیعہ مذہب میں کوئی اہمیت حاصل ہے۔ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پاکستام میں شیعہ ایسے جلوس کیوں نکالتے ہیں؟ وہاں اور یہاں کے شیعہ عقائد میں زمین وآسمان کا فرق کیوں ہے؟ ایک جز اگر دوسرے ممالک میں ان کے مذہب کا حصہ نہیں ہے تو کیا یہاں ان پر کوئی علیحدہ وحی اتری ہے؟ اور یہاں کے مذہب کی تدوین میں ملا باقر مجلسی کے علاوہ کسی اور کا ہاتھ ہے۔ شیعہ کے ماتمی جلوس جہاں حکومت کے لئے ہر سال ایک نیا مسئلہ پیدا کرتے ہیں وہاں سنیوں کی آبادی میں خنجر بردار جلوسوں کا گزرنا کسی طرح ہلاکت کے خطرات سے خالی نہیں، ہر سال محرم میں نقصِ امن کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے، کئی جگہ شیعہ کی تبرابازی سے اہلسنت میں اشتعال پیدا ہوتا ہے، سینکڑوں شہید ہوتے ہیں کئی جگہ شیعہ کا بھی نقصان ہوتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو رسم اور طریقہ نہ مذہب کا حصہ ہو، نہ وہ امن عامہ سے مطابقت رکھتا ہو، نہ ملک کی اکثریت اس کے حق میں ہو اس کو فی الفور بند کرنے میں کیا حرج ہے؟ یا کم از کم اسے شیعہ کی عبادت گاہوں تک محدود کر کے ہم بہت بڑے خسارے سے بچ سکتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ شیعہ ان جلوسوں سے اپنی سیاسی قوت برقرار رکھنا چاہتا ہے اور اس ذریعہ سے وہ اپنی بقاء کی جنگ لڑتا ہے، ان کے بے رحم خنجر اہلسنت کے حلقوم کو کاٹ کر پورا سال اپنی دھما چوکڑی جمائے رکھتے ہیں، دشمنیاں اور عداوتیں جنم لیتی ہیں۔ اسلئے جماعت ایسے جلوسوں کا خاتمہ یا عبادت گاہوں تک محدود کر کے ملک میں ہر قسم کے فرقہ وارانہ مسائل کو جڑ سے اکھاڑنا چاہتی ہے۔

پاکستان میں خانہ فرہنگ ہائے ایران کی سرگرمیاں اور جماعت:

پاکستان کی تاریخ میں کسی دوسرے ملک کے سفارت خانوں کی طرف سے

Scanned with CamScanner

بیرونی مداخلت کے لحاظ سے ایرانی سفارتخانہ سب پر بازی لے گیا، ایرانی سفارت خانہ کی طرف سے پروگراموں اور فارسی زبان کی ترویج کے عنوان سے خانہ فرہنگ ہائے ایران کے نام پر پشاور، کراچی، لاہور، راولپنڈی، ملتان اور حیدرآباد میں بڑے بڑے مراکز کھولے گئے ہیں جن کا حقیقی مقصد پاکستان میں ایرانی اسلحہ اور قابل اعتراض شیعہ لٹریچر کا فروغ ہے۔ سالانہ لاکھوں روپیہ شیعہ کے ذاکرین، مدارس اور اداروں کو دیا جارہا ہے، آئے دن اخبارات میں ایرانیوں کی تخریب کاری کی خبریں ہمارے مؤقف کی تائید کررہی ہیں۔

اہلسنت والجماعت پاکستان کی فلاح و بہبود اور امن عامہ کے استحکام کے لئے ضروری سمجھتی ہے کہ یہاں اہلسنت کی اکثریتی آبادی کے مقابلے میں ایک اقلیتی گروہ کے نظریات کو مسلط کرنا اور بیرون ملک سے شیعہ انقلاب کو پاکستان میں برآمد کرنے کی کوشش ملک کے خلاف گھناؤنی سازش ہے۔ ایرانی لٹریچر اور ایرانی امداد سے پاکستان میں شیعہ کتب کے فروغ کے باعث یہاں ہر وقت انارکی کا خطرہ ہے۔ جماعت چاہتی ہے کہ ہر قسم کے قابلِ اعتراض لٹریچر پر فوری طور پر پابندی لگا کر ایرانی سفارت خانوں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

صحابہ کرامؓ، خلفاءِ راشدینؓ اور اہلِ بیتِ عظامؓ کی تکفیر کرنے والے گستاخ کے لئے سزائے موت:

امن کا مفہوم صرف یہ نہیں کہ مسلمانوں کو تو کہا کہ آپ شیعہ کے خلاف تنقید نہ کریں ان کے جلوسوں میں نہ جائیں۔ ان کے جلوسوں کے تحفظ کے لئے پولیس مقرر کی جائے اور خود ان کی طرف سے جھگڑے کے اصل محرک سے صرف نظر کرلیا جائے، ان کی قابل اعتراض کتب کو جوں کا توں چھوڑ دیا جائے گویا کہ امن کمیٹیوں کا مقصد شیعہ سے پولیس کی نگرانی میں صحابہ کرامؓ پر تبراء کروانا ٹھہرا۔ جماعت کا منشا یہ ہے کہ جھگڑے کی اصل بنیاد کو ختم کرنے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ اکابرین اسلام کے خلاف لٹریچر اور زبان و قلم سے تکفیر کرنے والوں کے لئے سزائے موت مقرر کی جائے، علاوہ ازیں گالی دینے والوں اور تنقید کرنے والوں کے لئے کوڑے اور قید کی سزائیں مقرر کرکے ہم آئے دن کے فساد سے

محفوظ ہو سکتے ہیں۔

اہلسنت والجماعت کے کارکنوں کے لئے خصوصی ہدایات:

1 ...... جو مسلمان خواہ وہ دیو بندی، بریلوی اور اہل حدیث ہو لیکن توحید و سنت کے بنیادی عقائد کے اقرار اور جماعت کے نصب العین سے مکمل اتفاق رکھتا ہو، رفض و بدعت کی سرکوبی کیلئے ہر ممکن کوشاں ہونے کا متمنی ہو، وہ اس جماعت کا ممبر بن سکتا ہے۔

2 ...... جماعت کے ہر کارکن پر لازم ہے کہ وہ خدا کی توحید، عقیدہ ختمِ نبوت، احیاءِ سنت کے عقائد پر مکمل یقین کے بعد ارکانِ اسلام کی پابندی کرے، حقیقی معنوں میں وہی شخص اہماری اس جماعت کا رکن ہو سکتا ہے جو نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ایسے فرائض کے معاملات میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے۔

3 ...... جماعت ایسے عالم گیر پیغام کی حامل ہے جس کے تحت اس کا ہر کارکن معاشرہ کی ہر برائی کے خلاف جہاد کرتا ہے، اس کا مقصد نیکی کی دعوت، عدل وانصاف کی پاسداری ہے، جماعت کے ہر کارکن کو اعلیٰ کردار کا حامل ہونا چاہیے وہ جن صحابہ کرامؓ کے معارف کا علمبردار ہے ان کی زندگیوں سے اسے درسِ ہدایت حاصل کرنا چاہیے، کسی قسم کی بدتمیزی، بداخلاقی، بدزبانی اور معاشرتی عیب جماعت کے کارکن سے جوڑ نہیں کھاتا اس پر خدائی اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی لازم ہے۔

4 ...... جماعت کے ارکان پر لازم ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقے میں سماجی کاموں میں حصہ لیں، علاقہ کے غریب، نادار محتاج اور مظلوم طبقے کی حمایت کریں، سرمایہ داروں کے ظلم اور جاگیرداروں کے جبر وتشدد کے خلاف آواز بلند کریں۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص کسی آدمی کی جائز حاجت کے لئے اس کے ساتھ چلتا ہے وہ خدا کی نظر میں بہت بڑی کامیابی کا حامل ہے۔

5 ...... جماعت کا ہر ممبر اپنی اپنی جگہ ایک مبلغ، پیغام رساں اور نمائندہ کی حیثیت رکھتا ہے

Scanned with CamScanner

،اسے دینی کاموں میں دوسروں کا سہارا تلاش کرنے کی بجائے صحابہ کرامؓ کے تقدس کے لئے از خود کمر بستہ ہو جانا چاہیے۔اسے حالات کی ناہمواری،عواقب ومصائب،مشکلات ونوائب کے ہر خطرناک موڑ پر انتہائی صبر وتحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا کام جاری رکھنا چاہیے۔

6 ...... جماعت کے ہر کارکن پر لازم ہے کہ جب اس نے خوب سوچ سمجھ کر جماعت کے کارواں میں شمولیت اختیار کر لی تو پھر اس پر نماز، روزے کی طرح درج ذیل امور بھی لازم ہو گئے۔

الف: اپنے اپنے حلقے میں جماعت کے یونٹوں کی تشکیل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔

ب: خلفاء راشدینؓ کے ایام ہائے وفات پر ان کے کارناموں کی اشاعت کے لئے جلسہ ہائے عام کا انعقاد یا محافلِ مذاکرہ، یا مجالس ذکرِ خلفاء راشدینؓ کے قیام کی جدوجہد کرنا۔

ج: کالجوں، سکولوں، یونیورسٹیوں اور مدارس عربیہ میں جماعت کی شاخیں قائم کرنا۔

د: مرکزی قیادت ملک بھر میں قائم تنظیم کی نگرانی کرے، صوبائی قیادت ڈویژنل، ضلع، تحصیل اور محلّہ کی سطح پر جماعت کے یونٹ قائم کرے۔

س: جماعت کے دفاتر کے قیام کے لئے مین روڈ کو ترجیح دینا اور پرچم لہرانا۔

ص: جماعت کے ہر کارکن پر لازم ہے کہ وہ اپنی مرضی سے کوئی فیصلہ نہ کرے، ہر کام باہمی مشورہ سے طے کرے، امیر کے حکم پر سب کچھ نچھاور کرے، اطاعتِ امیر اسلامی شریعت کا اہم اصول ہے۔اس سے ہٹ کر جماعت کبھی منزل تک نہیں پہنچ سکتی، ذاتی اغراض، شہرت پسندی اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانا، انتہائی گھٹیا حرکتیں ہیں ان سے بچ کر ہی ہم حقیقی مقاصد پا سکتے ہیں۔

ع: ہر ڈویژنل صدر کی ذمہ داری ہے کہ تحصیلی سطح تک یا کم سے کم ضلعی سطح پر جو جماعت کا دفتر ہو وہ جماعت کی ملکیت ہو۔

ف: جماعتی مبلغ ہر ماہ ضلع کی سطح پر 2 دن وقف کریں، ضلعی صدران سے تربیتی نشستیں

Scanned with CamScanner

،درس قرآن اور سوال وجواب کی مجلس ، خصوصی ملاقاتیں ،نووارد کارکنوں کی ذہن سازی جیسے پروگرام کرائیں اور جس تحصیل میں مبلغ پہنچیں ان کا مناسب درجہ پرآمدورفت خرچ تحصیلی صدر کے ذمہ ہوگا۔

7 ...... جب آپ کسی بھی علاقہ میں جماعت کا کام شروع کریں گے تو آپ کی مخالفت بھی شروع ہوجائے گی ،ایسی آوازوں کی طرف قطعاً توجہ کی ضرورت نہیں جب کوئی قافلہ روانہ ہوتا ہے تو اس کو ہر بستی میں بھونکنے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں قافلہ کبھی بھی ایسی آوازوں پر نہ راستہ چھوڑتا ہے نہ منزل بدلتا ہے۔

8 ...... جماعت کا پروگرام دنیا کی ہردین دشمن سامراجی طاقت کے خلاف آواز بلند کرنا ہے ۔سردست ۔۔۔ جماعت اسلام کا نام لے کر دشمنی کرنے والے سب سے بڑے دشمن رافضیت اور خمینیت کے مکروہ چہرے سے نقاب ہٹانا اور امت مسلمہ کو اس فتنے کی سازش سے آگاہ کرنا چاہتی ہے اس لئے ہم سب کو اس آخری خطرے کی طرف سب سے پہلے توجہ کرنی چاہیے۔

9 ...... دفاتر کے قیام کے بعد سب سے بڑی ذمہ داری ہر یونٹ پر یہ ہوگی کہ وہ ایک الماری میں خلفاء راشدینؓ ،صحابہ کرامؓ ،ردِروافض اور دیگر اسلامی علوم پر مشتمل کتابیں ہر وقت موجود رکھیں ،کارکنوں کو دینی معلومات فراہم کرنے کے لئے لٹریچر کا مناسب بندوبست کریں علماء کرام بالخصوص قائدِ اہلسنت مولانا حقنواز جھنگویؒ اور مورخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کی تقاریر کی سی ڈی یا ان کے بیانات کی کیسٹیں کارکنوں میں عام کریں ، اسلامی کتابوں اور کیسٹوں کی فراہمی سب سے اہم چیز ہے ،یا ہفتہ وار میٹنگ میں نئے آنیوالے لوگوں کو بٹھا کر مندرجہ بالا حضرات کے بیانات سنائیں اس سے ذہن سازی میں آپ کو کافی مدد ملے گی۔

10 ...... مرکز کو فنڈ کے ذریعے مضبوط کرنا ہر کارکن کی ذمہ داری ہے مرکز کی طرف سے ہر قسم کی اپیل پر عمل کرنا بھی ہر یونٹ پر لازم ہے۔

11 ...... جماعتی کارکن قولاً ،فعلاً ،عملاً کسی بھی مسلم تنظیم کی مخالفت نہیں کرے گا۔

12 ...... ہر تحصیلی ذمہ دار ہفتہ وار یا کم سے کم ماہانہ میٹنگ کا ضرور انتظام کرے۔

13 ...... اپنے علاقہ میں کسی بھی جماعتی ساتھی کی خوشی، غمی میں حتی الامکان شرکت کو یقینی بنائیں۔

اہلسنت والجماعت پاکستان کی کارگزاری پر اک سرسری نظر

☆ ملک بھر میں وقتاً فوقتاً دفاع صحابہ کانفرنسوں کا انعقاد۔

☆ گلی کوچوں میں صحابہ کرامؓ کے خلاف ہونے والے تبرا پر فوری گرفت کرنا اور تبرائی کو قانونی جدو جہد کے ذریعے کیفر کردار تک پہنچانا۔

☆ پاکستان بھر میں ایران کے اسلامیت کے دعوے کی قلعی کھولنا اور ہر جگہ پر خمینی کے کفریہ نظریات عوام الناس کے سامنے آشکار کر کے امت مسلمہ کو اس عظیم فتنہ سے محفوظ رکھنا۔

☆ جماعت نے 1400 سو سالہ ائمہ اسلام کے فتاویٰ کی روشنی میں پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ شیعیت کے کفر کو سٹیج پر بیان کر کے ملت اسلامیہ پر اتمام حجت کی۔

☆ جماعت کے قائد حضرت مولانا حق نواز جھنگویؒ کی مساعی، دن رات جدو جہد، زندانوں اور جھوٹے مقدمات کے باوجود پاکستان کے ہر شہر میں
سُنی نوجوانوں کو خلفاء راشدینؓ، صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظام کی محبت سے اس طرح سرشار کیا کہ ملک کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

☆ اس وقت پاکستان بھر میں کراچی سے لے کر پشاور تک ہر شہر میں سُنی نوجوانوں کی یہ واحد تنظیم ہے جس کے اس وقت لاکھوں کارکن اور ہزاروں یونٹ قائم ہیں۔ آج تک کسی ایسی دینی تنظیم نے اتنی جلدی اس قدر مقبولیت حاصل نہیں کی، اور اللہ کے فضل و کرم کا اس کا دائرہ کار مزید وسیع ہوتا جا رہا ہے۔

☆ اور ہر فورم پر جماعت رافضیت کے بھیانک چہرے سے نقاب اتار چکی ہے۔

☆ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں

Scanned with CamScanner

اہلسنت والجماعت ایک ردِعمل

اہلسنت والجماعت کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

دوسری دینی جماعتوں کی موجودگی میں اہلسنت والجماعت کی کیا ضرورت تھی؟

جمیعت علماء اسلام، جماعتِ اسلامی، جمیعت علماء پاکستان، سوادِ اعظم اہلسنت اور دیگر مذہبی جماعتوں کی موجودگی میں اہلسنت والجماعت کیوں بنی؟ یہ اور اس قسم کے بے شمار سوالات عوام الناس کے ذہنوں میں پیدا ہوتے ہیں اور بعض لوگ تو یہاں تک کہنے لگتے ہیں کہ جب دوسری دینی اور مذہبی تنظیمیں موجود ہیں تو اہلسنت والجماعت کی ضرورت ہی نہیں تھی، حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے سوالات ان لوگوں کے ذہنوں میں جنم لیتے ہیں جو اہلسنت والجماعت کے مقصدِ وجود سے نابلد ہیں۔

قارئین کرام! بنیادی طور پر یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اس دنیا میں ہر عمل کا ایک ردِعمل ہوتا ہے، اگر آپ کسی کو گالی دیں گے تو سامنے والے کی طرف سے خیر کی توقع نہ رکھیں، اگر آپ کسی کے ساتھ زیادتی کریں گے تو وہ اس پر آپ کے خلاف احتجاج ضرور کریگا، اگر آپ کسی کی چیز پر ناجائز قبضہ کریں گے تو وہ اس پر صدائے احتجاج ضرور بلند کریگا۔ آپ لوگوں کے حقوق غصب کریں اور چاہیں کہ وہ اس پر خاموش رہیں اور چاہیں کہ وہ اس پر خاموش رہیں آپ دوسروں کی عزت ووقار کی دھجیاں بکھیر دیں اور ان سے یہ توقع کریں کہ وہ آپ کی عظمت کو تسلیم کریں۔ یہ سوچ، یہ فکر، عبث ہے، آپ جو بوئیں گے وہی کاٹیں گے، ہر عمل Action کا ایک ردِعمل Re-Action ضرور ہوگا، بعض لوگ اہلسنت والجماعت کے وجود کو دیکھ کر تو کہتے ہیں کہ دوسری مذہبی اور دینی جماعتوں کے ہوتے ہوئے اہلسنت والجماعت کی کیا ضرورت تھی لیکن وہ اس پر غور نہیں کرتے کہ اہلسنت والجماعت محض جذبات کی پیداوار نہیں بلکہ یہ ایک عمل کا ردِعمل ہے۔

ایک شخص مسلسل آپ کے والد صاحب کی شان میں گستاخی کر رہا ہے آپ اسے سمجھاتے لیکن وہ باز نہیں آتا بلکہ وہ پوری ڈھٹائی کے ساتھ کہتا ہے کہ میں آپ کے والد

صاحب کو گالی دینا عبادت سمجھتا ہوں اس لئے مجھے گالی سے کوئی نہیں روک سکتا، تو آپ آخر کب تک برداشت کریں گے؟ جب پانی سر سے گزر جائے گا اور آپکی کوئی نصیحت اس پر کوئی اثر انداز نہیں ہوگی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ کا ہاتھ ہوگا اور اس کا گریبان۔ والد کا مقام ومرتبہ، عزت ووقار مسلم ہے لیکن ہمارے آقا! رسول ﷺ اور آپؐ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے والے عظیم المرتب صحابہ کرامؓ! وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ ہمارے والدین، احباب، رشتہ دار بلکہ دنیا کے تمام اولیاء کرامؒ مل کر بھی کسی ایک صحابیؓ کے مقام ومرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے اس لئے کہ ان کی نسبت حضور ﷺ سے ہے اور یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ جس چیز کی نسبت حضور ﷺ کے ساتھ ہوجائے وہ چیز ادنیٰ ہونے کے باوجود اعلیٰ بن جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

اہلسنت والجماعت

کے کارکنان اور سکول، کالج، یونیورسٹیز میں پڑھنے والے

طلباء وطالبات اور عوام الناس کے لیے

علامہ ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

کے ترتیب شدہ معلوماتی کتابچے

نیز ہمارے ہاں

علامہ فاروقی شہیدؒ کے ترتیب شدہ

4 کلر چارٹ

(علماء دیوبند کا تعارف اور ان کی خدمات، سیدنا امیر معاویہؓ اور اہل بیت رسول ﷺ، خلافت راشدہ اور شہداء کربلا) بھی دستیاب ہیں۔

ادارہ اشاعت المعارف

نزد جامعہ عمر فاروق اسلامیہ راوی محلہ، سمندری، فیصل آباد، پاکستان

0300-6661452, 0300-7693296

042-37231566
0302-4329566